ابتدائی جنگیں

<"xml encoding="UTF-8?>

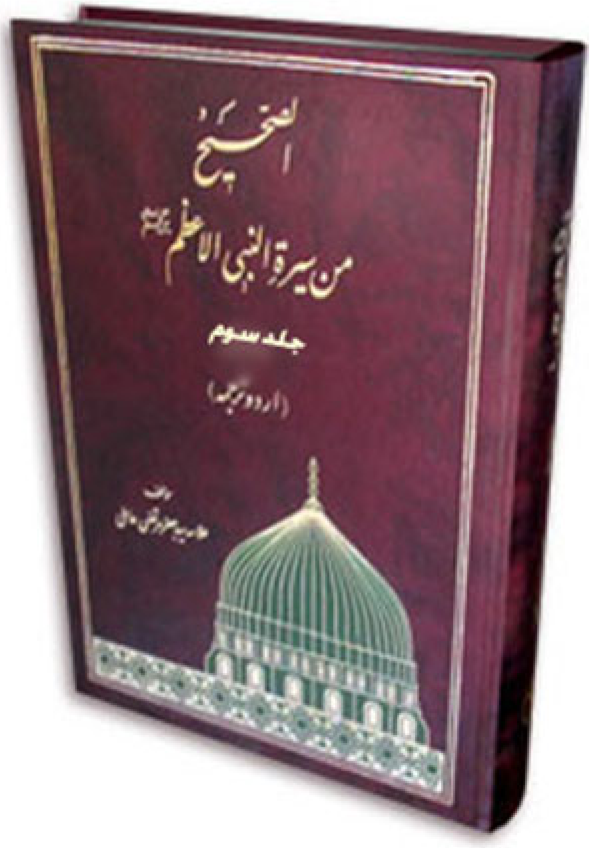

ابتدائی جنگیں :

مؤرخین کہتے ہیں کہ :

۱_ آنحضرت صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم نے مدینہ تشریف آوری کے سات ماہ بعد (البتہ دیگر اقوال بھی ہیں) ابوجہل کا پیچھا کرنے کے لئے جناب حمزہ بن عبدالمطلب کو تیس مہاجرین کا سردار بنا کر بھیجا (یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس دستے میں انصار کے کچھ افراد بھی شامل تھے لیکن یہ بات ناقابل وثوق ہے کیونکہ جنگ بدر سے پہلے آپ صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم نے کسی بھی انصاری کو کسی جنگی مشن پر نہیں بھیجا تھا)

() تاریخ الخمیس ج ۱ ص ۳۵٦، سیرہ حلبیہ ج ۳ ص ۱۵۲، السیرة النبویہ ابن ہشام ج ۲ ص ۲۴۵) _

انہوں نے ابوجہل کو تین سو مشرکوں میں گھرے ہوئے جالیا _ لیکن وہاں فریقین کے ثالث مجدی بن عمرو جہنی ان کے اس مشن کے آڑے آگیا اور وہ جنگ کئے بغیر واپس لوٹ آئے _

۲_ آپ صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم نے مدینہ تشریف آوری کے بعد ٹھیک آٹھویں مہینے کی ابتداء میں دوسو افراد میں گھرے ابوسفیان کو " رابع" کے میدان میں جا پکڑنے کے لئے عبیدہ بن حارث بن مطلب کی سرکردگی میں ساٹھ افراد کا ایک لشکر بھیجا _ اس سریہ میں مقداد اور عتبہ بن غزو ان ابوسفیان کے دستے سے بھاگ کر مسلمانوں کے ساتھ مل گئے

(السیرة النبویہ دحلان (مطبوعہ بر حاشیہ سیرہ حلبیہ) ج ۱ ص ۳٦۰و ۳۵۹ _ نیز ملاحظہ ہو تاریخ الخمیس ج ۱ ص ۳۵۹) _

۳_ اس کے بعد مہاجرین کے ایک گروہ کی سرکردگی میں سعد بن ابی وقاص کا سریہ بھی ہے جو قریش کے ایک قافلے کا مقابلہ کرنے نکلا تھا لیکن وہ قافلہ ان کی پہنچ سے باہر جا چکا تھا _ البتہ ایک قول کے مطابق یہ واقعہ جنگ بدر کے بعد پیش آیا

() تاریخ الخمیس ج ۱ ۳۵۹) _

۴_ اس واقعہ کے بعد یعنی آپ صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم کی ہجرت کے کم و بیش ایک سال بعد غزوہ ابواء کا واقعہ پیش آیا _ اس غزوہ میں آپ صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم بنفس نفیس قریش اور قبیلہ بنی مرّہ بن بکر سے جنگ کرنے نکلے لیکن " ابوائ" کے مقام پر قبیلہ بنی مرّہ کے سردار سے مڈبھیڑ ہوگئی جہاں انہوں نے آپس میں صلح کرلی اور آپ صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم واپس مدینہ پلٹ آئے

(تاریخ الخمیس ج ۱ ص ۳٦۳، السیرة النبویة ابن ہشام ج ۲ ص ۲۴۱ ، السیرة النبویہ دحلان (مطبوعہ بر حاشیہ سیرہ حلبیہ) ج ۱ ص ۳٦۱) _

۵_ اس کے بعد غزوہ " بواط" کا واقعہ پیش آیا (بواط مدینہ کے قریب جہینہ قبیلہ سے متعلق ایک پہاڑی تھی) اس غزوہ میں آپ صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم دوسو مہاجرین کو لے کر قبیلہ بنی ضمرہ کے قافلے کا سامنا کرنے نکلے لیکن بواط تک پیچھا کرنے کے بعد پھر واپس پلٹ آئے اور کوئی لڑائی نہیں کی

() ملاحظہ ہو : تاریخ الخمیس ج ۱ ص ۳٦۳، السیر النبویہ دحلان ج ۱ ص ۳٦۱، سیرہ حلبیہ ج ۲ ص ۱۲٦و السیرة النبویہ ابن ہشام ج ۲ ص ۲۴۹) _

البتہ اس غزوہ میں مہاجرین کی تعداد کے متعلق اپنا اعتراض ہم محفوظ رکھتے ہیں _

٦_ مذکورہ غزوہ کے چند دن بعد " غزوة العشیرہ " کا واقعہ پیش آیا _ اس میں آپ صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم قبیلہ بنی مدلج اور اس کے حلیف بنی ضمرہ سے صلح کر کے واپس مدینہ پلٹ آئے _ اس غزوہ میں بھی کوئی لڑائی نہیں ہوئی _ البتہ اس غزوہ میں حضرت علی علیہ السلام کو " ابوتراب " کا لقب ملا جس کے متعلق ہم بعد میں گفتگو کریں گے)

(ملاحظہ ہو : تاریخ الخمیس ج ۱ ص ۳٦۳، السیرة النبویہ دحلان ج ۱ ص ۳٦۱ ، سیرہ حلبیہ ج ۲ ص ۱۲٦، السیرة النبویہ ابن ہشام ج۲ ص ۲۴۹) _

۷_ نخلہ کی وادی میں عبداللہ بن حجش کا سریہ :

اس کے بعد ہجرت کے دوسرے سال رجب یا جمادی الثانی کے مہینے میں عبداللہ بن حجش کی جنگ کا واقعہ رونما ہوا _ جس میں آٹھ یا بارہ مہاجرین نے حصہ لیا تھا _ آپ صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم نے عبداللہ بن حجش کو ایک خط دے کر روانہ کیا اور فرمایا کہ اس خط کو دو دن کے بعد کھول کردیکھنا (یہ حکم غالباً اس لئے تھا کہ کوئی اسلام دشمن یہودی اور مشرک اس خط کے مضمون سے مطلع نہ ہونے پائے جس سے یہ بات تمام دشمنوں میں پھیل سکتی تھی) _ دو دن چلنے کے بعد جب اس نے خط کھول کردیکھا تو اس میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کے بعد لکھا تھا :

" امّا بعد خدا کی برکت سے اپنے ساتھیوں سمیت نخلہ کی وادی میں جا کر قریش کے ایک قافلے پر گھات لگاؤ (

ایک روایت میں آیا ہے کہ قریشیوں کے خلاف گھات لگاؤ) یہاں تک کہ ہمارے پاس کوئی اچھی خبر لے کر آو" ـ عبداللہ بن حجش نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ آنحضرت صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم نے اسے حکم دیا ہے کہ اپنے کسی ساتھی پر بھی زبردستی نہیں کرو بلکہ انہیں اس بات کا اختیار دو کہ وہ تمہارے ساتھ جائیں یا پھر واپس پلٹ آئیں ـ لیکن اس کے تمام ساتھی اس کے ساتھ ہولئے ـ پھر یہ دستہ وادی نخلہ میں ٹھہرا تو وہاں سے قریش کے ایک قافلے کا گذر ہوا جس پر انہوں نے جرات کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس قافلے پرہلہ بول دیا ، ان کے ایک آدمی کو قتل اور دو کو قید کر کے ان کا تمام مال و اسباب لوٹ لیا ـ یہ واقعہ اختلاف اقوال کی بناپر رجب کی پہلی تاریخ کو یا اس سے ایک دن پہلے پیش آیا ـ پھر جب وہ رسول صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم خدا کے پاس آئے تو انہوں نے وہ قافلہ مع مال و اسباب اور دو قیدی آپ صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم کے حضور پیش کردیئےیکن آپ صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم نے اس سے ایک دھیلا بھی لینے سے انکار کردیا (لیکن ابو ہلال عسکری کہتا ہے کہ عبداللہ بن حجش نے اس مال کو پانچ حصوں میں تقسیم کر کے پانچواں حصہ رسول صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم خدا کے حضور پیش کردیا اور باقی کو اپنے ساتھیوں کے درمیان تقسیم کردیا ـ اور اس کا یہ خمس اسلام کا پہلا خمس تھا)

) الاوائل ، ج ۱ ، ص۱۷۶ ، سیرہ حلبیہ، ج ۳ ، ص ۱۵۷ ، الاستیعاب زندگی عبداللہ بن جحش، نیز ملاحظہ ہو : السیرۃ النبویۃ ابن ہشام ، ج ۳، ص ۲۵۲ و ۲۵۳ـ المغازی واقدی ، ج ۱ ، ص ۱۳ ، طبقات الکبری ، ج ۲ ، ص ۱۰ ، مطبوعہ۱۴۰۵ ھ ـ تاریخ الامم و الملوک ، ج ۲ ، ص ۴۱۰تا ۴۱۳ ، السنن الکبری ، ج ۹ ، ص ۱۲ ، دلائل النبوۃ بیہقی ، ج ۲ ، ص ۳۰۷و ۳۰۸ ، تاریخ الاسلام ذہبی (مغازی) ص ۲۹ ، اسباب النزول ص ۳۶ ، بحارالانوار ، ج ۲۰ ، ص ۱۸۹و ۱۹۰، رجال مامقانی ، ج ۲ ، ص ۱۷۳، قصص الانبیاء راوندی ، ص ۳۳۹ـ السیرۃ النبویہ ابن کثیر ، ج ۲ ص۳۶۶، الکامل فی التاریخ ، ج ۲ ، ص ۱۱۳، تاریخ الخمیس ، ج ۱ ، ص ۳۶۵ ـ تاریخ یعقوبی ، ج ۲ ، ص ۶۹ـ الدرالمنثور سیوطی ، ج ۱ ص ۲۵۱ـ مجمع الزوائد ، ج ۲ ، ص ۱۹۸ـ السیرۃ النبویہ دحلان (مطبوعہ بر حاشیہ سیرہ حلبیہ) ، ج ۱ ، ص ۳۶۲ و دیگر کتب۔

ـ البتہ دوسرے مسلمان بھائیوں نے ان کو سخت سرزنش کی ـ اس واقعہ کی وجہ سے قریشیوں نے یہ کہنا شروع کردیا کہ (حضرت) محمد صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم نے حرام مہینے کی حرمت کو پایمال کیا ہے ـ اس مہینے میں ان لوگوں نے خون بہایا، مال لوٹا اور کئی آدمیوں کو قیدی بنایا ہے ـ اس وجہ سے انہوں نے مسلمانوں کو بہت برا بھلا بھی کہا اور اس بارے میں کئی خطوط بھی لکھے ـ اس کے ساتھ ساتھ اس معاملہ کو مزید ہوا دینے کے لئے یہودیوں کو بھی بھڑ کانا شروع کردیاـ جب ان کی سرگرمیاں حد سے زیادہ بڑھ گئیں تو مہاجرین کے اس کام کی دلیل اور توجیہ بیان کرنے کے لئے یہ آیتیں نازل ہوئیں:

(یسالونک عن الشھر الحرام قتال فیه قل قتال فیه کبیر و صد عن سبیل اللہ و کفر به و المسجد الحرام و اخراج اھله منه اکبر عنداللہ و الفتنة اکبر من القتل) بقرہ / ۲۱۷) ـ

اے پیغمبر وہ لوگ آپ صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم سے (طنز یہ طور پر) محترم مہینے میں جنگ کے متعلق پوچھتے ہیں تو آپ صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم انہیں کہہ دیجیے کہ اس مہینے میں جنگ کرنا بہت بڑا گناہ اور خدا کے راستے سے روکنے اور خدا اور مسجد الحرام کے انکار کے مترادف ہے لیکن مسجد الحرام میں رہنے والوں کو اپنے گھروں سے نکال با ہر کرنا خدا کے نزدیک اس سے بھی بڑا جرم ہے نیز فتنہ اور سازش بھی قتل سے بہت بڑا جرم ہے۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ آیت اس وقت اتری جب مشرکین مکہ نے آپ صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم کے پاس آکر بطور طنز اور تنقید حرام مہینے میں جنگ کی کیفیت کے متعلق سوال کیا تو اس آیت کے ذریعہ سے خدانے مسلمانوں کی مشکل آسان کردی اور قریشیوں کو اپنے قیدیوں کا فدیہ دے کر انہیں چھڑواناپڑا اور آپ صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم نے بھی فدیہ لے کر انہیں چھوڑ دیا)

ملاحظہ ہو : تاریخ الخمیس ، ج ۱ ص ٣٦٦ ، السیرۃ النبویہ دحلان (مطبوعہ بر حاشیہ سیرہ حلبیہ) ، ج ۱ ، ص ۳٦۳ و السیرۃ النبویہ ابن ہشام ، ج ۲ ، ص ۲۵۴و ۲۵۵) _

۸_ غزوۃ العشیرہ کے چند دن بعد غزوہ بدر اولی کا واقعہ پیش آیا _ جب کرز بن جابر فہری ،مدینہ کے چوپائے غارت کر کے اپنے ساتھ لے گیا تو آنحضرت صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم خود اس کا پیچھا کرنے کے لئے نکلے لیکن جب بدر کی جانب سفوان کی وادی تک پہنچے تو وہ آپ صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم کی دسترس سے باہر نکل چکاتھا، جس کی وجہ سے آپ صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم دوبارہ مدینہ پلٹ آئے
(سیرہ حلبیہ ، ج ۲ ، ص ۱۲۸، السیرۃ النبویہ ابن ہشام ، ج ۲ ، ص ۲۵۱) _